تو کہیں برسوں میں یہاں سے وہاں تک آتے جاتے ہوں گے؟

اصغری :- نہیں، سمندر سمندر ایک مہینہ میں بافراغت پہنچ جاتے ہیں -

سفیہن - اے ہے - سمندر ہو کر جانا پڑتا ہے - انگریزوں کے بھی کیسے دل ہیں - ان کو سمندر سے ڈر نہیں لگتا؟ میرے تو سمندر کا نام سُننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں -

اصغری :- سمندر سے ڈرنے کی کیا بات ہے؟ مزے میں جہاز پر بیٹھ لئے - اچھا خاصہ خانۂ رواں بن گیا -

سفیہن :- اے ہے، اُستانی جی! ڈوبنے کا کیسا بڑا کھٹکا ہے - لو، پارسال کی بات ہے کہ نواب قطب الدین خاں کے ساتھ میری خلیا ساس حج کو گئی تھیں - کچھ ایسی گھڑی سے گئیں کہ پھر لوٹ کر آنا نصیب نہ ہوا -

اصغری خانم :- ہاں اتفّاق کی بات ہے - جہاز کبھی کبھار ڈوب بھی جاتے ہیں - اور اگر خدا نخواستہ آئے دن ڈوبا کریں تو سفر دریا کا کوئی نام نہ لے - اب تو دریا کا راستہ خشکی کی سڑکوں سے زیادہ آباد ہو رہا ہے - ہزاروں لاکھوں جہاز رات دن آتے جاتے رہتے ہیں - انگریز اور اُن کی بیوی بچّے اور کل انگریزی احباب سب جہاز کی راہ یہاں آتا ہے -

UNIVERSITÄTS-BIBLIOTHEK HEIDELBERG
http://digi.ub.uni-heidelberg.de/diglit/ahmad1949/0183
© Universitätsbibliothek Heidelberg
gefördert durch die DFG